روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۲/۷۷ بدھ ۱۹ صفر ۱۴۱۳ھ ۱۹ ظہور ۱۳۷۱ہش ۱۹ اگست ۱۹۹۲ء نمبر ۱۸۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ تعالیٰ مخفی ہے۔ مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے۔ ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۸۴)

"اللہ تعالیٰ بڑا حلیم اور کریم ہے اور اس کے کام نہایت آہستگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ معصیت میں پڑے ہوئے لوگوں کو وہ مہلت دیتا ہے اور لوگ اس پر حیران ہوتے اور گھبراتے ہیں۔ لیکن گذشتہ واقعات زمانہ ظاہر کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں پر جب عذاب آتا ہے نہایت سخت آتا ہے۔ زمانہ میں راحت کے دن بہت ہیں مگر آخر کار گرفتاری کا بھی ایک دن آ ہی جاتا ہے۔ اور اس وقت ایسا پکڑا جاتا ہے کہ اس کے دکھ کو دیکھ کر سخت سے سخت دل آدمی بھی دردناک ہو جاتا ہے ؎

ہاں مشو مغرور از حلمِ خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۸۵)

عبادتوں کو خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی سے پیش کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ میں نیک اولاد چاہتا ہوں۔ نماز پڑھنے والی اولاد چاہتا ہوں۔ اسی لئے تیرے گھر کے پاس جہاں نہ پانی تھا نہ خوراک کا کوئی انتظام تھا، اپنے نوزائیدہ بچے کو چھوڑ دیا کہ وہ تیری عبادت کرے۔ اگر غذا کی اور دنیاوی لذتوں کی خواہش ہوتی تو ان آباد جگہوں سے لے کر اس ویران جگہ میں کیوں آتا۔ یعنی اس میں نیت کی صداقت کتنی گہری اور کتنی صفائی کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہے اور اس دعا کو خدا نے قبول بھی فرما لیا۔ اس کے باوجود جب تک زندگی کا سانس ہے یہ دعا جاری رہنی چاہیئے کیونکہ عبادت پر قائم ہونے کے باوجود عابدوں کے لئے بھی امتحانات آیا کرتے ہیں اور ٹھوکر کے مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ بعض لمبے عبادت کرنے والوں کا ذکر بھی ملتا ہے کہ عمر بھر عبادت کی مگر کسی موقع پر کسی وجہ سے ٹھوکر کھا کر ہمیشہ کے لئے خدا سے دور جا پڑے۔ پس عبادت کرنے والے کو تکبر سے باز رکھنے کے لئے اور خدا کی خوشخبریاں پانے کے باوجود انکسار کے ساتھ خدا کے حضور یہ عرض کرتے رہنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ جو کچھ ہم نے عبادت میں حاصل کیا ہے جب تک زندگی کا سانس ہے اسے خطرہ ہے۔ یہ تیری طرف سے ایک دولت اور نعمت ہے تو سہی لیکن نعمتیں بھی تو ضائع ہو جایا کرتی ہیں اس لئے ابراہیم علیہ السلام خود بیٹے اپنے لئے دعا کرتے ہیں۔ اے خدا مجھے بھی نماز قائم کرنے والا بنا۔ اب بتائیں آجکل کوئی شخص اگر بظاہر نماز پر قائم ہو چکا ہو تو اس کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نماز پر قائم ہونے سے بھلا کیا مقابلہ؟ کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔۔۔۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۶ اپریل ۱۹۹۱ء)

اللہ کی بخشش کا مطلب

"جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا اور اب گناہ اسے بالطبع بُرا معلوم ہوگا۔ جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھا وے۔ اسی طرح وہ انسان بھی گناہ نہ کرے گا جسے خدا نے بخش دیا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳)

سانحہ ارتحال

عزیزہ میمونہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری انور حسن صاحب سابق وکیل التصنیف تحریک جدید کے دل میں سوراخ تھا جس کا اپریشن مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۹۲ء سی ایم۔ ایچ ہسپتال راولپنڈی میں ہوا۔ خون بند نہ ہونے کی وجہ سے وفات ہو گئی۔ اس کی عمر ۱۰ سال تھی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور یہیں اس کی تدفین ہوئی۔

درخواست دعا

احمد مرزا فرید برلاس ابن مکرم مرزا عبدالرشید صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ کو یکم دسمبر ۹۱ء کو بجلی کا شاک لگا تھا۔ جس کے باعث دماغ، ناک، کان، گلا اور بینائی متاثر ہوئی اور اکثر باتیں کرتے کرتے بے ہوش ہو جاتے ہیں ابھی علاج معالجہ جاری ہے۔ ۱۲ اگست ۹۲ء کو ناک کا اپریشن ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں ہوا ہے۔ کامل شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

اعلان نکاح

محترمہ قدسیہ امۃ الصبور صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب باسط کا نکاح ہمراہ مکرم زبیر ہاشمی صاحب ابن مکرم محمد شفیع ہاشمی صاحب سے بعوض حق مہر پندرہ ہزار روپیہ احمدیہ ہال میں ۲۴ جولائی کو مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔
احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

یوں کہیے

آپ نے سنا ہو گا بعض اچھے اچھے اداروں کے کارکن بھی شکستہ کہتے ہیں۔ آپ شِکستہ کہئے۔ نِشست کو بھی بعض لوگ نَشست کہہ دیتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹۔ ظہور ۱۳۷۱ہش ۱۹۔ اگست ۱۹۹۲ء

ہم آہنگی کا راستہ

دلیل ہوتی تو اس لئے ہے کہ کسی بات کی حقیقت واضح کی جائے یا دوسروں کو کسی بات کا قائل کیا جائے اور دلیل دینے والا ضمنی طور پر یہ سمجھتا ہے کہ اسکی دلیل اتنی مضبوط ہے کہ اس کا انکار کیا ہی نہیں جا سکتا۔ لیکن یہ روزمرہ کی بات ہے کہ ایک شخص کوئی دلیل دیتا ہے اور دوسرا کہتا ہے کیا بے معنی بات کر رہے ہو۔ دونوں کا اختلاف جاری رہتا ہے۔ اور دونوں ایک دوسرے کی بات سے متاثر نہیں ہوتے اور اپنی اپنی بات پر ڈٹے رہتے ہیں۔

یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ نہ سب کی سمجھ ایک جیسی ہے۔ نہ سب کا زاویہ نظر ایک جیسا۔ سمجھ میں اختلاف سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک بات جو ایک شخص کی سمجھ میں آجاتی ہے وہ دوسرے کی سمجھ میں نہیں آتی۔ اور زاویہ نظر کے اختلاف سے دلیل کی طرف توجہ دینے ہی کو ضیاع وقت کہا جا سکتا ہے۔ ایک شخص ایک طرف کو جاتا ہے اور دوسرا دوسری طرف کو۔ یا اگر ایک ہی سمت کو بھی جا رہے ہوں تو اتنے متوازی چلتے ہیں کہ ان کے آپس میں ملنے کا کوئی نقطہ آتا ہی نہیں۔ ایک بھی ناک کی سیدھ میں اور دوسرا بھی ناک کی سیدھ میں۔

فی الواقعہ ایسا ہی ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ کہ ہم راست روی ہی کو اختیار کریں۔ ہر حقیقت پسند دلیل مان لیں۔ اور ہر درست زاویہ سے اپنا زاویہ ملا لیں۔ ہم از خود تو یہ کر نہیں سکتے۔ آخر ہر شخص کا اپنا اپنا ضمیر بھی ہے اور اپنا اپنا طریق کار بھی۔ پھر ایک دوسرے کی بات کو کس طرح اہمیت دیں۔ ایسا کرنے کے لئے ہمیں کسی ایسی مدد کی ضرورت ہے جو ہمیشہ درست راستے پر چلانے والی ہو۔ جو ہمیں ہمارا ہاتھ پکڑ کر سیدھی راہ پر لے چلے اور منزل تک پہنچا دے۔ اگر ہم ایسی مدد کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو ہم اپنے آپ سے اُوپر اُٹھ کر ہر اچھی نیک اور درست بات کا ساتھ دینے لگیں گے۔ اور ایسی مدد سوائے خدا تعالیٰ کی مدد کے اور کہیں سے نہیں مل سکتی۔ خدا تعالیٰ مدد کرے تو ہم غلطی کے امکان سے بچ سکتے ہیں۔ ورنہ ہم جو کچھ ہیں وہی رہیں گے۔

خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ دعا ہے۔ یہ دعا کہ اُے خدا تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ سیدھے راستے پر چلا اور منزل پر پہنچا دے۔ یہ دعا کرتے ہوئے ہمیں اپنے دل سے عہد کرنا چاہیئے کہ ہم بتائے گئے رستہ پر ضرور چلیں گے اور اگر کوئی بات اپنی طبیعت کے خلاف بھی ہوگی تو اسے خدا کی خاطر مان لیں گے۔ یہی ہم آہنگی کا سیدھا راستہ ہے۔

جو گھٹا تھی اسے تو ہَوا لے گئی
ایک بادل کی ٹکڑی نے جل تھل کیا
سہ گئے حُسن کی ایک یلغار کو
اِک کِرن نے اُنہیں مست و پاگل کیا

ـــــ ابو الاقبال

عالمِ بالا میں ہے کس کی رسائی آج کل
گونجتی ہے کیوں خلاؤں میں دُہائی آج کل

ہو گئے دار و رسن سے منسلک عزّ و وقار
مانگتا ہے کون زنداں سے رہائی آج کل

رات کے پردے میں چھپ جاتے ہیں چہروں کے نقوش
جُرم کرتے کون دیتا ہے دکھائی آج کل

دے کے خود الزام خود منصف بنے بیٹھے ہیں وہ
آسماں سے بات کرتی ہے ڈھٹائی آج کل

اب سنگھاسن ڈولتا ان کو نظر آنے لگا
خود بخود ہونے لگی ہے کارروائی آج کل

آگ کے شعلے اُٹھائے گھومتے پھرتے ہیں لوگ
کس کرم فرمانے یہ ہمت دلائی آج کل

پرِ بریدہ کے تعاقب میں رواں رہتے ہیں وہ
جُبّہ و دستار اڑاتی ہے ہَوائی آج کل

خونِ دل سے مَیں نے لکھی ہے کتابِ زندگی
کیا کہیں ممکن ہے اسکی رونمائی آج کل

آنے والوں کی نگاہوں سے چمکتا ہے جمال
حُسن کی تصویر شائد دیکھ پائی آج کل

لو پتھاریدار معصوموں کی صف میں آگئے
کیا لبادے اوڑھتی ہے پارسائی آج کل

غلغلہ میرے سکوتِ لب کا ہے اتنا نسیم
شور بھی مجھ کو نہیں دیتا سُنائی آج کل

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

اَلَا اَیُّہَا النَّاسُ اذْکُرُوْا وَقْتَ مَوْتِکُمْ
فَلَا تُلْہِکُمْ غُوْلٌ خَبِیْثٌ مُّخَسِّرُ

اے لوگو اپنی موت کے وقت کو یاد کرو۔ پس تمہیں خبیث نقصان رساں دیو غافل نہ کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کا سب سے بڑا واعظ۔ اس کا اپنی موت کے متعلق خیال ہے۔ اگر انسان اس بات کو سمجھ لے اور ہمیشہ یاد رکھے کہ اسے ایک دن اس دنیا کو چھوڑ دینا ہے تو غلط طریق پر ہوا و ہوس کا غلام نہ بنے اور ایسے کام جن کا نتیجہ اس دنیا میں بلکہ اگلی دنیا میں بھی اچھا نہیں نکل سکتا وہ کرنے سے گریز کرے۔ نیکیاں اس کا طرۂ امتیاز بن جائیں۔ اور وہ ہر لمحہ یہ سمجھے کہ جو بھی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی نیکی وہ کر سکتا ہے اسے کرنی چاہیئے کیونکہ نہیں جانتا کہ موت کب آجائے گی اور اسے اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا۔

اس دنیا میں ہزاروں باتیں ایسی ہیں جو انسان کو اس کی موت سے غافل کر دیتی ہیں اور اپنی طرف متوجہ کر کے اسے انتہائی دنیا دار بنا دیتی ہیں۔ حضور اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ انسان کو ہوشمندی سے کام لینا چاہیئے اور ہر ایسی بات کو جو اسے موت کے خیال سے غافل کر دے بچنا چاہیئے۔ اور جو باتیں غافل کرنے والی ہیں وہ حقیقتاً اتنی بڑی ہیں کہ انہیں حضور نے دیو کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ انسان اگر غافل ہو جائے اور موت کو بھول جائے تو وہ یقیناً کلی طور پر دنیا دار ہو جائے گا اور دنیاوی آرام و آسائش کے علاوہ کوئی اور بات اس کے مدّنظر نہیں ہو گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ہر اس بات سے پرہیز کریں جو غافل کر دینے والی ہے۔ اور اپنی موت کو یاد کرتے ہوئے نیکیوں کی طرف مائل رہیں۔

چوہدری ظفراللہ خان صاحب

پروفیسر احسان اللہ خان صاحب تاجور نجیب آبادی نے اپنے مشہور رسالہ "شاہکار" اپریل ۱۹۳۵ء میں فرمایا

"احمدی ہے یا غیر احمدی مسلمان ہے یا کافر۔ مجھے اس سے بحث نہیں۔ کیونکہ میں مفتیٔ مذہب کی حیثیت نہیں رکھتا البتہ بحیثیت ایک انسان کے میں نے ظفراللہ خان کو ایک قابل قدر انسان پایا ہے۔ کم و بیش ۱۸ سال سے میں اسے جاننے کی طرح جانتا ہوں۔ مجھے ایماندارانہ اعتراف ہے کہ میں نے ظفراللہ خان میں انسانیت کی بہت سی خوبیاں دیکھی ہیں۔ میرے مذہبی خیالات احمدی عقائد سے بہت مختلف ہیں۔ میں احمدی نہیں ہوں۔ دیوبند کی جامعہ اسلامیہ میرا گہوارۂ تربیت ہے۔ دیوبند اور قادیان میں جس قدر بعد مسافت حائل ہے۔ اس سے زیادہ ان مقامات کی مذہبی جماعتوں میں اختلاف عقائد ہے۔ لیکن کسی سے عقیدے کا اختلاف رکھنے کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ اس کی ذاتی خوبیوں کا بھی انکار کر دیا جائے۔ میں ایک غیر احمدی ہونے کے باوجود چوہدری ظفراللہ خان کی ممتاز صفات سے انکار نہیں کر سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس نے احمدی ہونے کا بہت نقصان اٹھایا ہے ورنہ ظفراللہ خاں ایسی گرانمایہ شخصیت کا مالک ہے۔ جس پر کوئی قوم کوئی ملک اور کسی ملک کی آئندہ نسلیں فخر کر سکتی ہیں۔ سموئیل ہور کا یہ کہہ دینا۔ معمولی سی بات نہیں کہ آج تک انگلستان میں جتنے بھی ہندوستانی آئے ہیں۔ ظفراللہ خاں اپنی قابلیت میں ان سب سے ممتاز ہے۔"

ہماری جماعت کے دوستوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے وجود سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ سلسلہ تم سے سارا مال نہیں مانگتا۔ لیکن تم سے یہ خواہش ضرور کرتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور پیشوں میں ایسے طور پر ترقی کرو کہ اس سے سلسلے کو فائدہ پہنچے۔

حضرت امام جماعت (الثانی)

ارشادات حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب

کامیابی کے دو اصول

کسی کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے دو طریقے ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ کچھ عام اصول ہوتے ہیں ان کے ماتحت کچھ لوگ کام سیکھتے ہیں مثلاً علم حاصل کرنے کے لئے طالب علم مدرسہ میں جاتے اور پڑھائی کا جو کورس مقرر ہوتا ہے وہ پڑھتے ہیں اور کامیاب ہو جاتے ہیں

دوسرے بعض خاص گر ہوتے ہیں ان کو یاد کر لیا جائے تو وہ کام آجاتا ہے جس کے لئے وہ گر مقرر ہوتے ہیں مثلاً الجبرا کے فارمولے ہوتے ہیں۔ ان کے یاد کر لینے سے الجبراء کا علم آجاتا ہے۔ یا بنیوں نے حساب کرنے کے خاص گر بنائے ہوتے ہیں۔ ان سے جھٹ پٹ حساب کر لیتے ہیں تو ہر ایک کام کے لئے ایک عام طریق ہوتا ہے اس پر عمل کرنے سے کامیابی ہو جاتی ہے اور کچھ خاص گر ہوتے ہیں ان کے ذریعے انسان نسبتاً آسانی کے ساتھ صحیح نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ ہر ایک امر کے متعلق یہ دونوں باتیں ہیں۔ خواہ وہ امر روحانی ہو یا جسمانی۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ گر اسی وقت مفید اور نتیجہ خیز ہوتے ہیں جبکہ پہلے عام قواعد معلوم ہوں۔ یہ نہیں کہ کوئی صرف گر سیکھ لے کہ انگریزی اس طرح پڑھی جاتی ہے تو اسے انگریزی آجائے۔ کیونکہ گر دراصل کام کو چھوٹا اور جلدی کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ نہ کہ اس میں کامیاب ہونے کے لئے۔ اس وقت میں جو مضمون بیان کرنے لگا ہوں۔ اس کے میں عام قاعدے بیان کروں گا۔ گر نہ بیان کروں گا۔ کیونکہ وہ مستقل مضمون ہے اور گر نہ بیان کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ٹھیک ہے کہ گروں کے ذریعے گھنٹوں کا کام منٹوں میں اور سالوں کا کام مہینوں میں ہو سکتا ہے مگر ان سے اسی وقت فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے جب کہ اصل قواعد آتے ہوں اس لئے ضروری ہے کہ پہلے عام قاعدے سیکھے جائیں اور جب ان پر عمل شروع ہو جائے۔ تو پھر کام کو مختصر کرنے اور نتیجہ تک جلدی پہنچنے کے لئے گروں کو سیکھا جائے۔ پس چونکہ وہ الگ اور ایک مستقل مضمون ہے اس لئے آج میں اسے نہیں چھیڑوں گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو پھر کبھی بیان کروں گا۔ اور آج عام قاعدے بیان کروں گا۔

یہاں یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ معرفت الٰہی کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس کی اصل حقیقت کو لفظوں میں بیان کیا جا سکے۔ اگر ایسا ہو سکتا تو ہر ایک شخص کے ذہن نشین کرائی جا سکتی اور ہر ایک شخص اس کو سمجھ سکتا۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ عرفان الٰہی چیز ہی ایسی ہے۔ جو لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتی۔ اس کا تعلق قلب سے ہے جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ عرفانِ الٰہی خدا کے پا لینے کو کہتے ہیں اور اس کی حقیقت لفظوں میں نہیں بتائی جا سکتی

تلقین عمل

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد نے ۶۔ دسمبر ۱۹۴۰ء کو فرمایا:

کئی لوگ شکایت کرتے ہیں کہ خدام الاحمدیہ والے ورزش کراتے ہیں۔ یہ شکایت ایسی ہی ہے جیسے کسی شخص کو جو دھوپ میں بیٹھا ہوا تھا کسی نے کہا کہ اٹھ کر سایہ میں ہو جاؤ۔ تو اس نے کہا کہ کیا دو گے۔ بچوں کے ورزش کرنے سے خدام الاحمدیہ کو کیا ملتا ہے۔ اس سے تمہارا ہی فائدہ ہے کہ تمہارے بچوں کی صحت درست ہو جائے گی۔ اخلاق درست ہوں گے اور چستی اور چالاکی پیدا ہو گی۔ اگر وہ تندرست توانا ہو کر زیادہ کمائیں گے تو کیا خدام الاحمدیہ والوں کو کچھ دے دیں گے۔ ہمارے ملک میں بچوں کو محنت کا عادی نہیں بنایا جاتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بڑے ہو کر بھی نکمے ثابت ہوتے ہیں۔ یورپ میں بچوں کو محنت کا عادی بنایا جاتا ہے۔ جس سے بڑے ہو کر بھی وہ کام کے قابل ہوتے ہیں۔ پس دوست اس بات کا خیال رکھیں کہ جہاں بچوں کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا جائے کہ ان کی صحت بگڑ جائے۔ وہاں ان کی تربیت کا بھی خیال رکھا جائے۔ انہیں محنت و مشقت کا عادی بنایا جائے۔ مشکلات کے برداشت کرنے کی مشق کرائی جائے اور انہیں اپنے اوقات کو ضائع کرنے سے روکا جائے۔ کیونکہ جن نوجوانوں میں یہ عیوب ہوں وہ ملک اور قوم بلکہ ساری دنیا کے لئے مصیبت کا موجب ہوتے ہیں۔ اور جو شخص تمہارے بچے کی ایسی تربیت کرنے میں مدد دیتا ہے۔ جس سے وہ محنت اور مشقت کا عادی ہو وہ تمہارا دشمن نہیں بلکہ دلی دوست ہے۔ اور اگر تم اسے چھوڑتے ہو تو پھر کوئی دوست تمہیں نہیں ملے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ۔۔۔ نون سین

بش کی دوڑ

امریکہ میں تجزیہ نگاروں کا خیال تو یہ ہے کہ صدر جارج بش کے حریف مسٹر کلنٹن ان سے آگے ہیں۔ لیکن صدر جارج بش بھی ہار ماننے کے لئے تیار نہیں۔ انہوں نے گذشتہ روز وائٹ ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر بعض اقتصادی خوشخبریاں سنائیں اور بڑے فخر سے کہا کہ کلنٹن کے پیچھے دوڑنا خاصا دلچسپ ہو سکتا ہے۔ مطلب ان کا یہ تھا کہ وہ ان کو آگے آگے چلا کر تھکا دیں گے اور پھر اپنی جیت یقینی بنا لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں جو کچھ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس طرح کلنٹن اپنے آپ کو پیش کریں میں ان کے ریکارڈ کو توڑ کر پیش کرتا رہوں یقیناً یہ بات خاصی دلچسپی کا باعث ہو گی۔ میں چاہتا ہوں کہ کلنٹن مجھ سے آگے آگے چلیں۔ اور پھر دیکھیں میں کس طرح ان کی پوزیشن کو کمزور کرتا ہوں۔ جیسا کہ تجزیہ نگاروں نے پہلے بھی اس بات کا اظہار کیا ہے بش اتنا پیچھے رہ گئے ہیں کہ ان سے پہلے کوئی صدر اتنا پیچھے رہ کر دوسری دفعہ منتخب نہیں ہو سکا۔ اس لئے تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اگر کوئی خاص واقعہ رونما نہ ہو گیا اور بش اسی طرح کلنٹن کے پیچھے رہے تو ان کے صدارتی انتخاب کے جیت جانے کے امکانات بہت کم رہ جائیں گے۔ صدر بش نے اپنی نیوز کانفرنس میں بے روزگاری کا بھی ذکر کیا اور انہوں نے اپنی قوم کو اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ آئندہ وہ اس سلسلے میں خاصا مفید کام کر سکیں گے۔ انہوں نے بار بار اس بات کا اظہار کیا کہ جو باتیں وہ کہہ رہے ہیں وہ ملک و قوم کے لئے خوشخبریاں ہیں تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ ان کی یہ ساری تقریر یا ان کا بیان یوں لگتا تھا کہ جیسے ایک سکول ٹیچر اپنی کلاس کو سبق دے رہا ہو۔ وہ ضرورت سے زیادہ اعتماد کا اظہار کر رہے تھے اور اس سے صاف پتہ چلتا تھا کہ یہ اعتماد درحقیقت اندر سے خالی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر میرا مخالف اس لئے جیت سکتا ہے کہ حالات خراب ہیں تو حالات بدلنے میں بھی دیر نہیں لگتی وہ بے شک خرابیوں کی طرف توجہ دلائیں لیکن ہم بھی ایسی باتوں کی طرف توجہ دلائیں گے۔ جن سے قوم اور ملک نے فائدہ اٹھایا ہے۔ انہوں نے بڑی تحدی کے ساتھ کہا کہ جب تک سچائی ظاہر نہیں کر دی جاتی اس وقت تک میں آرام سے نہیں بیٹھ سکتا۔ ان پر متعدد سوال بھی کئے گئے۔ اور جواب بھی انہوں نے یقیناً دیئے لیکن کہا جاتا ہے کہ ان کے جواب کچھ زیادہ متاثر نہیں کر سکے۔ وہ اپنے ریکارڈ کی باتیں کرتے رہے۔ لیکن ریکارڈ میں کچھ زیادہ پیش نہ کر سکے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سینٹ سے خطاب کرتے ہوئے پنجاب کے گورنر میاں محمد اظہر نے کہا کہ فی زمانہ دنیا میں ترقی کرنے کے لئے جو بات انتہائی ضروری ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی سے پوری طرح واقفیت حاصل کی جائے انہوں نے کہا کہ دنیا میں ترقی حاصل کرنے کے لئے سائنس دان بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ محققین کی توجہ اس طرف دلاتے ہوئے کہ انہیں اپنی فائلوں اور لیبارٹریوں ہی میں محدود نہیں ہو جانا چاہئے۔ اپنی تحقیق کے نتائج دوسروں تک پہنچانے کے لئے انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔ ویسے تحقیق کی ہی اس لئے جاتی ہے کہ اس کے نتائج سے عوام الناس کو آگاہ کیا جائے اور وہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے بڑھتی ہوئی آبادی کا ذکر کیا اور کہا کہ جب تک آبادی کنٹرول میں نہیں ہو گی۔ ہم ہر شخص کو سہولت کے سامان مہیا نہیں کر سکیں گے۔ آخر ہمارے وسائل محدود ہیں اور آبادی کے بڑھنے سے وسائل غیر محدود ہونے لگتے ہیں۔ انہوں نے زراعت کے سائنس دانوں سے کہا کہ یہ ان کا فرض ہے کہ وہ ملک میں سبز انقلاب لائیں تاکہ صنعت کاری میں بھی آسانیاں پیدا ہوں اور زرعی پیداوار بھی حسب منشاء حاصل کی جا سکے۔

گورنر صاحب کی تقریر سے پہلے پروفیسر ڈاکٹر محمد رفیق خان، جو یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں، نے یونیورسٹی کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ پیش کی اور اس سلسلے میں زرعی سائنس دانوں کی کامیابیوں کا خاص طور پر ذکر کیا۔ انہوں نے حسب ضرورت زیادہ فنڈز مہیا کئے جانے کی طرف گورنر صاحب کی توجہ دلائی چنانچہ اس سلسلے میں تحقیق کرنے والوں کی سہولت کے لئے بیس لاکھ روپیہ گورنر صاحب کی طرف سے پیش کیا گیا۔

طلباء کا جنرل نالج

فیڈرل پبلک سروس کمیشن نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ گذشتہ سالوں میں تعلیم اور تربیت کے اداروں کو مسلسل نقصان پہنچتا رہا ہے جو اب خطرے کی حد تک آ گیا ہے۔ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے ۱۹۹۰ء جسے نیشنل اسمبلی میں پیش کیا گیا میں کہا گیا ہے کہ اگر اس رجحان کو روکا نہ گیا اور اس رویے کے خلاف ہم نے چلنا شروع نہ کر دیا تو ہماری تکنیکی ترقی کی راہ میں خاصی بڑی روک کھڑی ہو جائے گی اور یہ روک ہماری آئندہ نسلوں کو بھی متاثر کرے گی۔ اس سلسلے میں اس رپورٹ میں طلباء کے رجحانات کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ سی ایس ایس کے امتحان میں وہ اپنے مبلغ علم کا جو اظہار کرتے ہیں وہ خاصا افسوسناک ہے۔ حالانکہ ان سے جو باتیں پوچھی جاتی ہیں وہ روزمرہ کی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں بعض مثالیں جو اس سلسلے میں پیش کی گئی ہیں یہ ہیں کہ بعض طلباء نے کہا کہ کامن ویلتھ ان عمومی ممالک کا مجموعہ ہے۔ جو غیر ترقی یافتہ ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ایئر کرافٹ کیریئر کیا ہوتا ہے تو بعض طلباء نے کہا کہ وہ ایسا جہاز ہوتا ہے جس پر سامان لادا جاتا ہے۔ بھاری پانی کے متعلق سوال کیا گیا تو جواب ملا جس پانی میں آلودگی ہو اسے بھاری پانی کہتے ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ (A MAN OF WAR) "اے مین آف وار" کیا ہوتا ہے تو انہوں نے کہا ایک جرنیل جو جنگ لڑ رہا ہو۔ سفید ہاتھی کے سلسلے میں جواب دیا گیا کہ ایسا ہاتھی جو برفانی علاقہ میں رہتا ہے۔ سکاٹ لینڈ یارڈ کے متعلق پوچھا گیا تو جواب ملا کہ یہ علاقہ کپڑے کی صنعت کے لئے مشہور ہے۔ اڑن طشتریوں کے متعلق پوچھا گیا تو جواب ملا ایک پودے کا نام ہے بلیک باکس (جو ہوائی جہازوں میں موجود ہوتا ہے) کے متعلق جواب ملا کہ دماغ کو بلیک باکس کہتے ہیں پنڈورا بکس کے متعلق جواب ملا کہ یہ مداری کے بکس کو کہتے ہیں۔ انارکلی کے متعلق پوچھا گیا تو بعض طلباء نے کہا کہ وہ شاہ جہان کی بیوی تھی۔ سیاستدان کے متعلق جواب ملا ایسا شخص جو حکومت کی نوکری نہ کرتا ہو۔ ہیلن کیلر کو بعض طلباء نے ایک شاعرہ بنایا۔ شوزنا ٹرینٹ کے متعلق طلباء نے کہا کہ وہ مہاراشٹرا کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ "لوٹ پیپل" کے متعلق کسی نے کہا کہ ایسے لوگ جو کشتیاں استعمال کرتے ہوں۔ فورٹ سنڈیمن کے متعلق بتایا گیا کہ افریقہ کا ایک شہر ہے۔ اور وائٹ ہاؤس نیویارک میں ہے۔ سکاٹ لینڈ یارڈ کے متعلق یہ بھی کہا گیا کہ یہ سکاٹ لینڈ کی ایک بندرگاہ ہے۔ بحر اسود کے متعلق بتایا گیا کہ یہ ہندوستان کا سمندر ہے۔ واٹر لو کے متعلق جواب ملا کہ یہ ایک بہت بڑا سکینڈل ہے۔ وائٹ ہال کے متعلق طلباء نے بتایا کہ وائٹ ہاؤس میں یہ ایک بہت بڑا ہال ہے۔ ویسٹ منسٹر ایبے کے متعلق بتایا گیا کہ یہ ایک شاعر ہے۔ چولستان کے متعلق کہا گیا کہ پاکستان میں سب سے زیادہ بارش یہاں ہوتی ہے کنگز انگلش کے متعلق کہا گیا کہ یہ ایک ڈکشنری ہے جسے کنگ نے ترتیب دیا تھا۔ لائٹ ایئر (Light Year) کے متعلق طلباء نے بتایا کہ یہ ایسے سال کو کہتے ہیں جس میں کوئی مسئلہ نہ کھڑا ہوا ہو۔ الیکٹورل کالج کے متعلق بتایا گیا یہ ایک الیکشن کمیشن کی طرح کی کوئی چیز ہے۔ برف کے متعلق طلباء نے بتایا کہ یہ آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائڈ سے بنتی ہے۔

ان ساری باتوں کو پیش کرتے ہوئے فیڈرل پبلک سروس کمیشن نے یہ نتیجہ نکالا کہ اگر طلباء کی علمیت کی یہی حالت رہی تو وہ وقت دور نہیں جب یہ پوزیشن ملک کے لئے خطرے کی گھنٹی بجائے گی۔

محبتوں کے درمیان

کتاب "محبتوں کے درمیان" کی رونمائی کی جا رہی تھی۔ چین کے قنصلر نو شتولین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہمان خصوصی تھے۔ پاکستان کے سیکرٹری جنرل امور خارجہ اکرم ذکی نے کہا کہ پاکستان اور چین کی دوستی اتنی مضبوط ہے کہ کوئی دوسرا ملک اس میں رخنہ اندازی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک دوسرے سے کئے گئے معاہدے ہمیشہ نبھائیں گے۔ اور دنیا یہ بات کبھی نہیں دیکھے گی کہ پاکستان اور چین ایک دوسرے سے ذہنی طور پر الگ الگ ہو جائیں ہماری دوستی ہمیشہ بڑھتی رہی ہے اور یہ بڑھتی ہی رہے گی۔ عالمی برادری اس بات سے خوب واقف ہے اور کوئی ایسی طاقت نہیں جو ہمارے درمیان آکر اختلافات پیدا کر سکے۔ چین ہمارا ایک اچھا دوست ہے نہایت محنت اور تندہی سے کام کرنے والا اور ہم اس کی روایات کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اپنے ملک کو بھی عظیم ملک بنانا چاہتے ہیں۔ چین میں خود انحصاری پر بہت زور دیا جاتا ہے اور یہ لوگ بیرونی امداد کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ اس کو ہاتھ کی چھڑی سمجھا جائے لیکن اسے اپنی بیساکھیاں نہیں بنا لینا چاہیئے۔

سابق وزیر اعظم چین چو این لائی نے ایک دفعہ کہا تھا کہ وہ یہ بات دیکھ کر حیران رہ گئے ہیں کہ دس ملین لوگ جن کے پاس بیس ملین ہاتھ ہیں وہ غربت کا کس طرح شکار ہیں چینی سفارت کار نے کتاب کے مصنف کے متعلق کہا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے ان کا یہ محبت کا خط ہے ہم اس کی بڑی قدر کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس سے بہت سا فائدہ اٹھایا جائے گا۔

سرب ایذا کیمپ

یہ اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ سرب لوگوں نے بوسنیا اور کروشیا کے باشندوں کو ایسے کیمپوں میں رکھا ہوا ہے جہاں انہیں ایذائیں بھی دی جا رہی ہیں اور موت کے گھاٹ بھی اتارا جا رہا ہے عالمی برادری کو اس بات سے خاصی پریشانی ہے کہ انسانی حقوق کی پامالی ان کیمپوں میں انتہائی درجے تک پہنچ چکی ہے۔ اب سرب رہنماؤں نے اس بات کی تو اجازت دے دی ہے کہ ان کیمپوں کا معائنہ کر لیا جائے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ انہوں نے کم از کم تیرہ سو قیدیوں کو ان کیمپوں سے نکال کر کسی اور جگہ پہنچا دیا ہے۔ شاید یہ ۱۳۰۰ قیدی ایسے ہوں جن کی ضربیں آسانی سے دیکھی جا سکیں اور سرب فوجیوں نے اپنے آپ کو اس الزام سے بچانے کے لئے کہ وہ ایذائیں دے رہے ہیں ان قیدیوں کو کیمپوں سے نکال دیا ہے۔

سرب یہ بھی کہتے ہیں ان کیمپوں کا معائنہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ غیر ملکی فوجیوں کو یوگوسلاویہ پر مسلط کیا جائے۔ اسی لئے انہوں نے یہ بھی دھمکی دے دی ہے کہ اگر غیر ملکی فوجوں کو یوگوسلاویہ پر مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو سرب لوگ یورپ کی مختلف تنصیبات پر حملے شروع کر دیں گے اور یہ بات ان ممالک کے لئے خاصی تکلیف دہ ثابت ہو گی۔ صدر بش نے اپنے مشیروں سے گفتگو کے بعد کہا ہے کہ امریکہ اقوام متحدہ سے کہے گا کہ مل جل کر کام کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سرب لوگوں کو تشدد اور ایذا دہی سے روکنے کے لئے مختلف سفارتی کوششیں بروئے کار لائی جائیں۔ اور بوسنیا کے باشندوں کو خورد و نوش کا سامان پہنچانے کے لئے سب لوگ ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں۔ صدر بش نے کہا ہے کہ اگرچہ اس بات کا بھی امکان ہے کہ اس علاقے میں فوجی کارروائی کی جائے لیکن فی الحال وہ ان خطوط پر نہیں سوچ رہے۔

جنوبی افریقہ / سٹرائک

جنوبی افریقہ میں افریقن نیشنل کانگریس نے دو روزہ سٹرائک کے ذریعے اس بات کا اعتماد حاصل کر لیا ہے کہ اگر وہ سٹرائکوں کا پروگرام بنائے تو خاصی کامیابی ہو سکتی ہے چنانچہ اب نیلسن منڈیلا نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ جمہوریت کو جلد تر ملک میں قائم کرنے کے لئے مزید ایک ہفتے کی سٹرائک کی اپیل کر رہے ہیں۔ بعض تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اگرچہ یہ سٹرائک عام طور پر تو امن و امان ہی سے گذر گئی۔ لیکن اس کے آغاز میں کچھ لوگ یقیناً ہلاک ہوئے۔ اور اگر اسی طرح سٹرائک ہوتی رہی تو مزید لوگوں کے ہلاک ہونے کا امکان ہے۔ کیونکہ سٹرائک ایک ایسا ہتھیار ہے جو آہستہ آہستہ قابو سے باہر ہو جاتا ہے۔ اور سٹرائک کرنے والے توڑ پھوڑ کی طرف اپنا منہ موڑ لیتے ہیں۔ اگرچہ وعدہ یہی کیا جاتا ہے کہ سٹرائک کو نہایت امن و امان کے ساتھ لاگو کیا جائے گا۔ لیکن جب ہزاروں آدمی سڑکوں پر نکل آئیں اور وہ گیت بھی گا رہے ہوں اور نعرے بھی لگا رہے ہوں تو کچھ لوگوں کا قابو سے باہر ہو جانا ایک فطری سی بات ہے۔ اب جب سٹرائک کا اعلان کیا گیا ہے۔ یا جو سٹرائکیں اس کے بعد کی جائیں گی۔ ان سب سے یہی خطرہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگ توڑ پھوڑ کی طرف مائل ہو جائیں۔ اور بعض جانیں بھی تلف ہوں۔

محمد شریف خالد

ایک وضاحت

دانا محمد خانصاحب کی ظرافت طبع سے معذرت کے ساتھ۔ بحوالہ الفضل ۸ اگست ۹۲ء عرض ہے کہ طوطا/توتا۔ ناطے/ناتا کا سفر کس سمت سے کس سمت کو گیا اور پھر کب اور کیوں۔ مجھے ایک گھسا پٹا لطیفہ یاد دلاتا ہے جو حاضر خدمت ہے۔

بعض مقامات پر بعض ہمہ دان قسم کے "دانشمند" ہوتے ہیں جو ہر مسئلے کا حل پیش کرنے میں اپنی خدمات پیش کرتے رہتے ہیں اور عوام بھی ہر مسئلے میں ان کے مشورہ کو حاصل کرنا موجب خیر و برکت سمجھتے ہیں۔ کسی گاؤں میں ہاتھی آ نکلا۔ پریشانی کے عالم میں لوگوں نے ہمہ دان کی خدمات حاصل کیں تاکہ اس بلائے ناگہانی کے حدود اربعہ سے واقفیت حاصل کر کے اپنی حیرت اور تجسس کی تسکین کر سکیں۔ وہ ہمہ دان جب ہاتھی کے پاس پہنچا تو پہلے رو پڑا پھر ہنس دیا۔ سبب پوچھنے پر کہنے لگا کہ رویا تو میں اس لئے ہوں کہ آپ لوگ میرے بعد کس سے پوچھا کریں گے۔ اور ہنسا اس لئے ہوں کہ خود مجھے معلوم نہیں کہ یہ کیا بلا ہے؟

آپ ایک خوبصورت۔ خوش آواز اور خوش نما طوطے کو دیکھیں تو آپ کے ذہن میں پہلی املا جو روشن ہو گی وہ یقیناً "طوطا" ہو گی کیونکہ ایک خوبصورت پرندہ کو "توتا" کے "نثری نظم" قسم کی املا سے یاد کرنا اس خوشنما مخلوق کی صریح توہین ہے۔ اور اگر موصوف کو پتہ چل جائے کہ آپ اس کے خوبصورت۔ وجیہہ اور خوشخط نام "طوطا" کو "توتا" قرار دے رہے ہیں تو وہ یکدم آپ سے بیزاری کا اظہار "ٹیں" "ٹیں" کے "بگ بینگ" ہو کر ایک "بلند بانگ" نظریہ ہے کے ہاتھ اڑ کر "تو تے" کے املائی جال سے فرار ہو جائے گا۔ "طوطا" لکھنے پڑھنے اور دیکھنے میں اصل پرندہ کی طرح خوشنما۔ خوش آواز اور خوش شکل ہے۔ "طوطی بولتا ہے" ایک محاورہ ہے جو اپنے معروف معنوں میں وضاحت بیان کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ فارسی کا طوطی اردو/پنجابی میں طوطا تو بن سکتا ہے لیکن محاورہ میں طوطی ہی رہے گا لیکن یہ کسی طور "طوطی" سے "توتا" نہیں بن سکتا۔ اگر کوئی صاحب ایسا زبردستی کرتے ہیں تو یہ طوطے کے بال و پر نوچنے والی بات ہو گی۔ اور پر نچا پرندہ نہ "طوطا" رہے گا اور نہ "توتا"۔ لہذا اسے میاں مٹھو ہی رہنے دیا جائے۔ تاکہ ہر نسل کی مائیں بچوں کو بہلانے کے لئے طوطے کو اس کے عرف یعنی "میاں مٹھو" کے الفاظ کا سہارا لے کر بچوں کو ایک کیف آور لوری دے سکیں۔ اور طوطے کی صدیوں پرانی تکریم برقرار رہے۔

الفاظ کے تلفظ اور املا کا سفر جاری و ساری ہے۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ تک اس کی شکل بدل جاتی ہے۔ اور بعض اوقات اس کے معانی بھی۔ یہ لمبا مضمون ہے۔ اس پر کوئی ماہر لسانیات روشنی ڈالیں گے۔ مثال کے طور پر لفظ "قصاب" ہے۔ اس سے "قصائی" بنا اور پھر اس سے اگلی منزل میں یہ "قسائی" ہو گیا۔

(۲) سٹیمپ STAMP کا لفظ دہلی کے گرد و نواح میں جا گھسا تو بیچارہ اسٹیمپ ہو گیا۔ اور پھر واپسی کے سفر میں "اشٹام" بن گیا۔

(۳) "بوعلی سینا" سفر کرتے کرتے مغربی ممالک میں AVISENA بن گیا۔

(۴) "الاکسیر" ELIXIR بن گیا وغیرذالک اور بیچارہ "طوطا" اپنی خوبصورتی سے معری ہو کر "توتا" رہ گیا جو نہ اپنے کام کا نہ بچوں کو بہلانے کے کام کا۔ فی الحال اسی پر اکتفا کرنا ہی تقاضائے مصلحت ہے لیکن "گلی ڈنڈے" کا ذکر اس ضمن میں نہ کرنا "گلی ڈنڈے" سے ناانصافی ہو گی۔ بالکل اسی قسم کی جس طرح کہ "گلی ڈنڈے" کو "گلی ڈنڈے" کے تلفظ سے یاد کر کے اس کم خرچ۔ معصوم اور ہنستی بنستی کھیل کا گلا دبا دینا ہے۔ گلی کا لفظ ایسی شکل پر بولا جاتا ہے جو درمیان سے موٹی اور دونوں کناروں سے نسبتاً باریک ہو۔ اور اس

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طیبہ چیمہ صاحبہ ——— یاد رفتگان

محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب

پچھلے سالوں میں الفضل اخبار کے دوبارہ اجراء پر والدہ صاحبہ (فاطمہ بیگم اہلیہ محمود احمد چیمہ) اکثر کہا کرتی تھیں کہ میرے والد صاحب کا مجھ پر ایک قرض ہے ساری اولاد میں سے انہوں نے مجھے تعلیم دلوائی تھی اور میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں ان کا ذکر خیر لکھوں۔ والدہ صاحبہ تو اپنی طویل علالت کے باعث اپنی اس نیت کو پورا نہ کر سکیں۔ اب خدا سے توفیق پا کر والدہ صاحبہ کی اس نیت کو پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ ان میں سے اکثر واقعات والدہ صاحبہ نے اپنی زندگی میں نوٹ کروائے تھے۔

مکرم ناناجان چوہدری عبداللہ خان صاحب کا تعلق قلعہ کالر والا ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ آپ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔ اور آپ نے ۱۹۰۴ء میں ۱۴ سال کی عمر میں بیعت کی۔

مڈل جماعت تک پڑھے ہوئے تھے بہت روشن دماغ کے مالک تھے۔ اپنے علاقے میں "باباجی آر دو خان" کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔ پٹواری تھے۔ تقریباً تمام عمر جماعت کے کسی نہ کسی عہدے پر فائز رہے اور زیادہ عرصہ تک سات گاؤں دیو ہلہ مہاراں۔ داتا زید کا گھٹیالیاں وغیرہ) کے امیر جماعت رہے۔ گھٹیالیاں کالج کی ساری تعمیر آپ نے کروائی۔ اس سلسلہ میں مرکز نے خاص طور سے روپیہ پیسے اور تمام حساب کتاب کے معاملہ میں آپ پر اعتماد کا اظہار کیا۔ دوران تعمیر صبح سے شام تک نگرانی کیا کرتے تھے۔ گھڑ سواری کے شوقین تھے ہمیشہ اچھی نسل کی گھوڑی اپنے پاس رکھتے اور ہر ہفتے گھوڑی پر بیٹھ کر جو علاقے آپ کے ذمہ تھے ان کا دورہ کیا کرتے تھے۔

امامت احمدیہ سے خاص تعلق اور اُنس تھا۔ ربوہ بہت کثرت سے آیا کرتے تھے۔ والدہ صاحبہ کی شادی حضور کے مشورہ سے کی۔ حضور کے سامنے اپنی ایک خواہش کا اظہار اس طرح کیا کہ حضور اگر میرا کوئی بیٹا زندہ ہوتا تو میں دین کی راہ میں وقف کرتا۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹیاں دے رکھی ہیں کسی کی شادی واقف زندگی سے کر دیں آپ کی خواہش پوری ہو جائے گی۔

انتہائی صابر شاکر مضبوط قول و فعل کے آدمی تھے۔ بہت کامیاب زندگی گذاری۔ نرینہ اولاد سے محروم ہو جانے کے بعد خود کو کبھی بھی مایوس نہیں ہونے دیا۔ ۶۔ بیٹے ۱۲ اور ۱۴ سال کی عمر تک پہنچ کر وفات پا گئے۔ انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا۔ سمجھتے تھے کہ اگر میں نے اپنی کوئی کمزوری ظاہر کی تو لوگ بھی تقلید کریں گے۔ ذہن میں ہمیشہ یہ بات رکھتے تھے کہ میرا ہر عمل گاؤں والوں کے لئے نمونہ ہونا چاہیئے۔ والدہ صاحبہ بتایا کرتی تھیں کہ جب ہمارے سب سے چھوٹے بھائی فضل الرحمٰن کی وفات ہوئی اس وقت وہ سکول جانے کی عمر میں تھا تو والد صاحب ہم چاروں بہنوں کو لے کر گھر کی چھت پر چلے گئے۔ تمام عزیز رشتہ دار ہراساں تھے کہ چوہدری صاحب پریشانی میں کوئی غلط قدم نہ اٹھائیں۔ کیونکہ وہ وقت انتہائی صدمہ کا تھا۔ مگر آپ خدا کے فضل سے اس صدمہ کے وقت میں نہایت نادل رہے اور چاروں بیٹیوں کو پاس بٹھا کر صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ "خدا کی چیز تھی وہ اپنے پاس لے گیا"۔

بہت پر امید زندگی گذاری اچھا گھر اچھا سامان بنوایا۔ بلکہ آخری سالوں تک بنواتے رہے۔ خوش لباس، خوش خوراک اور سب سے بڑھ کر غیر معمولی مہمان نواز تھے۔ ملنے ملانے والوں کا جمگھٹ رہتا تھا گھر کے ساتھ ایک چبوترا تھا جس پر عصر کے وقت جا کر بیٹھ جاتے۔ اور مشورہ لینے والوں کا ہجوم ان کے گرد ہوتا تھا۔ تعلیم سے دلی لگاؤ تھا اس زمانہ میں سیالکوٹ سے والدہ صاحبہ کو قادیان بھجوا کر میٹرک کروایا۔ جب کہ ان کے اس کام کی گھر میں بہت مخالفت ہوتی تھی۔ کہ لڑکی کو اتنی دور بھجوانے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر ان کے شوق کے آگے کسی کی مخالفت اثر انداز نہ ہوئی۔ والدہ صاحبہ سے غیر معمولی محبت رکھتے تھے۔ بڑھاپے میں بھی کبھی چند دن نہیں گذرنے دیتے تھے اور ملنے کے لئے ربوہ تشریف لے آتے ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دنوں والدہ صاحبہ ان کے پاس تھیں۔ جب سیالکوٹ کی طرف حالات زیادہ خراب ہو گئے تو کہنے لگے میں تمہارا ربوہ بھجوانے کا انتظام کرتا

ہوں مگر خود ساتھ نہیں جا سکتا اگر میں نے بھی گاؤں چھوڑ دیا تو لوگ بہت گھبرا جائیں گے۔

ناناجان ہر لحاظ سے اپنے علاقے کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ رفاہ عامہ کے بے شمار کام کرنے کی توفیق پائی۔ گاؤں میں ایک عدد مویشی ہسپتال اور ایک دوسرا ہسپتال اپنی زمین دے کر بنوایا بہت سے یتیموں رشتہ داروں اور غیروں کی پرورش کی۔ بیواؤں کی تاحیات خبر گیری کرتے رہے۔ پورے کے پورے خاندان کی ذمہ داری اپنے سر لے رکھی تھی۔ بے شمار کامیاب رشتے کروائے اور خود شادیاں کیں۔ ان دینی اور دنیاوی کاموں کے باعث اس علاقہ کے لوگ انہیں نہایت اچھے لفظوں میں یاد کرتے ہیں ایک دیانتدار پٹواری تھے۔ آپ کا گاؤں زیادہ تر ہندوؤں اور سکھوں کا تھا۔ اس لئے ۱۹۴۷ء کی لوٹ مار میں جو سٹور سامان سے بھرے تھے ان کی چابیاں آپ کے ذمہ تھیں۔ جب کوئی لٹا ہوا مہاجر خاندان آپ کے گاؤں پہنچا تو اس کو ساتھ لے کر سٹور سے ان کو ضروریات زندگی کی چیزیں دیتے اور اپنے گھر والوں کو سمجھا رکھا تھا کہ سب مال ہمارے گھر پر حرام ہے۔ ایک تنکا بھی ہم پر حلال نہیں ہے۔

اسی خوبی کے ضمن میں محترم ناناجان کا ذکر خیر کرتے ہوئے حضور نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔

"وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق اور بہت ہی فدائی اور عاشق انسان تھے۔ زندگی کا اکثر حصہ دیہی جماعت کے امیر رہے یہ اس دور کے لوگ ہیں جن میں پٹواریوں میں ولی پیدا ہونا شاذ کی بات ہوا کرتی تھی"۔

آپ کا انتقال ۱۹۷۱ء میں ہوا۔ اس سے ۵ سال قبل کا واقعہ ہے۔ ایک دن بیٹھے بٹھائے آپ پر سکتہ کی سی کیفیت طاری ہو گئی سب کی طرف دیکھتے تھے لیکن بول چال، ہلنا جلنا، کھانا پینا سب کچھ ختم ہو گیا۔ گھر والے پریشانی میں کبھی کسی ڈاکٹر کو بلاتے کوئی خون ٹسٹ کرتا اور کسی کا خیال تھا کہ شاید فالج ہو گیا ہے۔ آخر تین دن کے بعد صبح سحری کے وقت یہ کیفیت خود بخود ختم ہو گئی۔ اور آواز دے کر پوچھا کیا دن چڑھ آیا ہے۔ سب گھر والے بے حد خوش ہوئے کہ شکر ہے بولنے لگے ہیں۔ پھر خود ہی کہنے لگے آپ لوگوں نے پوچھا نہیں کہ میں کہاں

گیا ہوا تھا۔ گھر والے کہنے لگے ہم تو سمجھ رہے تھے کہ آپ بیمار تھے۔ جواب دیا میں بیمار نہیں تھا۔ مجھے حکم ہوا ہے عبداللہ ابھی تیری باری نہیں آئی۔ تو واپس جا۔" تیری دنیا میں بھی بخشش ہے اور آگے بھی ..... سب کے ساتھ میں باری باری سلام کر کے رخصت ہوا ہوں۔ اس تین دن کی کیفیت کے بعد آپ مکمل طور پر تمام گھر والوں کے ناموں کو بھول چکے تھے۔

وفات کے وقت بہت کمزور ہو چکے تھے۔ مگر بیت الحمد جایا کرتے تھے۔ بیت گھر سے کچھ فاصلہ پر تھی خود تعمیر کروائی تھی۔ وفات والے دن بالکل ٹھیک تھے۔ صبح گھر سے باہر جانے سے قبل گھر والوں سے پوچھا کیا گھر میں اچھی قسم کے چاول موجود ہیں۔ لوگوں کو کھلانے ہوں گے۔ تو لوگ باتیں نہ بنائیں۔ علاوہ ازیں خود ہی پوچھا کیا میرا کوئی بیٹا تھا یا میرا کوئی بیٹا ہے۔ گھر والوں نے جواباً کہا کہ آپ کو علم ہے آپ کے تمام بیٹے وفات پا گئے ہیں۔ ٹھیک ہوش و حواس میں باتیں کرنے کے بعد گھر سے باہر تشریف لے گئے۔ لوگوں سے ملنے ملانے کے بعد دوپہر کے بعد واپس گھر آئے صحن میں چارپائی پر لیٹ گئے۔ ایک ہاتھ ماتھے پر اور ٹانگ پر ٹانگ رکھی ہے اور اسی حالت میں روح جسم کا ساتھ چھوڑ گئی۔

وفات کے بعد جب ان کے کمرے میں گئے تو وہاں لکڑی کے تخت پر چاک سے موٹا موٹا لکھا ہوا تھا۔

"میں گیارہ نومبر کو ربوہ جاؤں گا"

۱۱، نومبر ۱۹۷۲ء کو ان کی وفات ہوئی۔ اور اسی دن جنازہ ربوہ لایا گیا۔ زندگی میں بہت فکر مند تھے کہ معلوم نہیں میرا جنازہ کوئی ربوہ پہنچائے گا یا نہیں؟

خدا کے فضل سے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور وہ بہشتی مقبرہ میں رفقاء کے قطعہ میں دفن ہوئے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو جوان کی نسل میں سے ہیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ خدمت دین کی توفیق دے اور جانے والے کی خوبیوں کا وارث بنائے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: سیدہ امینہ بیگم صاحبہ دل کے عارضے سے شدید بیمار ہیں۔ پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے انتہائی نگہداشت وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ آکسیجن لگی ہوئی ہے۔

o عزیز احسان اللہ شمس ابن محمد یعقوب صاحب شدید بیمار ہے۔ مزید علاج کے لئے فیصل آباد لے جایا گیا ہے

o مکرم محمد اسلم صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کی والدہ شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں

o محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مختار احمد اٹھوال صاحب گذشتہ 15 روز سے نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں۔ 3 اپریشنوں کے باوجود افاقہ کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

اعلان گمشدگی

دو صد ساٹھ روپے کی رقم بیت الذکر محلہ دارالفضل کے قریب کہیں گر گئی ہے۔ جس کو ملی ہو دفتر الفضل میں اطلاع دے کر ممنون کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 28521 میں پرویز انور ناز ولد محمد انور صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ حال کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 91-12-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1500/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ پرویز انور ناز مکان نمبر 60 ڈی 4 اسلام نگر اورنگی ٹاؤن کراچی۔ گواہ شد نمبر1۔ محمد ظفر اللہ وصیت نمبر 24039۔ گواہ شد نمبر2۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی

مسل نمبر 28522 میں سید محمد اکبر شاہ ولد سید سخاوت علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 91-12-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید محمد اکبر شاہ مکان نمبر 1/ بی سیکٹر 4/3 بجلی نگر اورنگی ٹاؤن کراچی۔ گواہ شد نمبر1۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر2۔ محمد ظفر اللہ وصیت نمبر 24039۔

مسل نمبر 28523 میں محمد نصر اللہ ولد محمد ظفر اللہ صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اورنگی ٹاؤن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 92-3-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 800/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد نصر اللہ 176۔ بی سیکٹر الیف۔4 اگرور کالونی اورنگی ٹاؤن کراچی نمبر 14۔ گواہ شد نمبر1۔ چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر2۔ محمد ظفر اللہ وصیت نمبر 24039 والد موصی۔

مسل نمبر 28524 میں مبارکہ بیگم بیوہ راجہ محمد اکرم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/4 دارالیمن شرقی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 92-2-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ نمبر 12/7 رقبہ ایک کنال مالیتی 40000/- روپے کا 1/8 حصہ۔ (2) جس پر مکان بچوں نے تعمیر کیا ہے۔ مکان میں میرا بیس ہزار خرچ ہوا ہے باقی بچوں کا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200+300/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ و فیملی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مبارکہ بیگم 12/4 دارالیمن شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر1۔ عبدالسلام 28/12 دارالیمن شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر2۔ محمد عاشق 19/5 دارالیمن شرقی۔

بقیہ: صفحہ 5 سے آگے

لفظ میں ہی اصل چیز کا مفہوم ذہن میں آجاتا ہے۔

باقی رہا ناطہ تو اس ضمن میں "رشتہ ناطہ" والے بہتر جانتے ہیں۔ یہ ان کا اپنا شعبہ ہے چاہیں تو ناطہ کی صحیح املا کریں چاہیں تو "ناتا" کی اختراع۔ ان کی مملکت میں مداخلت کا سوچا بھی نہیں جاسکتا۔ ویسے ہمیں تو "ناطہ" ہی پیارا لگتا ہے۔ اور پیار میں "ط" اور "ت" کا فرق معلوم ہی نہیں ہوتا۔ کہ "مطلوب" ہمیشہ "خوبصورت" ہوا کرتا ہے۔

نوٹ:۔ حد ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے عرض خدمت ہے کہ "کہہ و مہہ" میں کہہ کے تین مدارج ہیں۔ کہہ۔ کہتر۔ کہترین اسی طرح مہہ۔ مہتر۔ مہترین۔ مہہ سے معانی بدل جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ آپ نے اخبار کو PARTICIPATION کا رنگ دیا ہے۔ یہ ایک کارنامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ قاری صرف قاری ہی نہیں بلکہ PARTICIPATE بھی کرتا ہے۔

کسی کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے دو طریق ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ کچھ عام اصول ہوتے ہیں۔ ان کے ماتحت کچھ لوگ کام سیکھتے ہیں۔ مثلاً علم حاصل کرنے کے لئے طالب علم مدرسہ میں جاتے اور پڑھائی کا جو کورس مقرر ہوتا ہے وہ پڑھتے ہیں اور کامیاب ہو جاتے ہیں۔ دوسرے بعض خاص گر ہوتے ہیں۔ ان کو یاد کر لیا جائے تو وہ کام آسان ہو جاتا ہے۔ جس کے لئے وہ گر مقرر ہوتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۱۸ اگست۔ گذشتہ روز بادل چھائے رہے اور دن بھر ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔ آج صبح سے تھوڑی دھوپ نکل رہی ہے اور تھوڑے بادل ہیں۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔

○ کراچی میں کیماڑی بوٹ بیسن نمبر ۱ پر بم کا زبردست دھماکہ ہوا جس سے ۳ افراد ہلاک اور ۴۶ زخمی ہوگئے۔ زخمیوں میں سے ۴ کی حالت نازک ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں نیوی کے دو چیف پیٹی آفیسر شامل ہیں۔ زخمی ہونے والوں میں ۲۴ نیوی اور میری ٹائم کے اور ۹ افراد کراچی پورٹ ٹرسٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔

○ وفاقی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ سینٹ میں ٹیلی فون کالوں کی ایکسائز ڈیوٹی کے خلاف منظور ہونے والی قرارداد کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ مالیاتی بل سینٹ کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں اٹارنی جنرل سے مشورہ کیا جا رہا ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ شہروں کے درمیان ٹیلی فون کالوں کی ایکسائز ڈیوٹی پر نظر ثانی کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ وزیراعظم نے سابق صدر جنرل ضیاء الحق کی برسی کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں جنرل ضیاء الحق کا ادنیٰ عقیدتمند ہوں۔

○ وفاقی وزیر میر ہزار خان بجارانی نے کہا ہے کہ سندھ کے مسئلے پر آل پارٹیز کانفرنس بلانے کی تجویز زیر غور ہے۔

○ قومی اسمبلی کے اجلاس میں گذشتہ روز دو دفعہ کورم ٹوٹا۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان کی سربراہی میں قومی جمہوری اتحاد کے قیام کے لئے صلاح مشورے ہو رہے ہیں۔ مصطفیٰ جتوئی، نوابزادہ نصراللہ خان، عبدالحفیظ پیرزادہ اور دیگر رہنما نواب اکبر بگٹی سے ملاقات کے لئے ڈیرہ بگٹی جائیں گے۔ انتخابی اتحاد کا اعلان جلد متوقع ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ قرآن و سنت کو سپریم لاء بنانے کے پیچھے حکومت کے مخصوص مقاصد ہیں۔ اس کا مقصد شریعت کورٹ کے اختیارات کم کرنا اور سود کو جائز قرار دینا ہے۔ لیکن ہم قرآن و سنت کو سپریم لاء بنانے کے بل کو کسی اور پیکیج کے ساتھ نتھی کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

○ ایم کیو ایم کے چیئرمین مسٹر عظیم احمد طارق نے کہا ہے کہ الطاف حسین کی صدر سے ٹیلیفون پر گفتگو کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکا۔ انہوں نے کہا کہ ہم فوج حکومت یا کسی بھی شخصیت سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں اور تمام معاملات سیاسی طور پر طے کرنے پر یقین رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر ہم دہشت گرد ہوتے تو عوام ہماری حمایت نہ کرتے۔

وزیر مملکت برائے خارجہ مسٹر صدیق کانجو نے کہا ہے کہ افغانستان میں امن قائم نہ ہونے پر پاکستان براہ راست متاثر ہوگا۔

○ ضلعی انتظامیہ اور فوج کے جوانوں کی بھرپور کوششوں اور جدوجہد سے سندھ کے شہر قاضی احمد کو ڈوبنے سے بچا لیا گیا اور سیلابی ریلے کا رخ غیر آباد علاقے کی طرف موڑ دیا گیا۔ حالیہ بارشوں سے ضلع نوابشاہ میں اس قدر تباہی ہوئی ہے کہ قیام پاکستان کے بعد کبھی اتنا نقصان نہیں ہوا۔

○ خصوصی تفتیشی سیل نے ویناحیات کیس کے چار میں سے تین ملزموں کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ افغانستان کی صورت حال کے بارے میں وزیراعظم نے کہا ہے افغانستان آزاد ہو چکا ہے۔ حکمت یار کابل پر حملے بند کر دیں۔

○ حکمت یار کی جماعت حزب اسلامی نے کہا ہے کہ افغان صدر کو وزیراعظم عبدالصبور کو ہٹانے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ صدر ربانی کا یہ فیصلہ مجاہدین رہنماؤں کے درمیان شدید اختلافات کا مظہر ہے۔

○ افغانستان کے عبوری صدر پروفیسر برہان الدین ربانی کے ایک ترجمان نے ان اطلاعات کو غلط قرار دیا ہے کہ وزیراعظم عبدالصبور کو برطرف کیا گیا ہے۔ صدارتی ترجمان نے کہا کہ صدر کسی بھی حکومتی عہدیدار کو نہیں ہٹائیں گے۔ تاہم حزب اسلامی نے وزیراعظم عبدالصبور کو ہٹائے جانے کی خبر کی تصدیق کی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں موجودہ حکمرانوں کی جلد چھٹی کرانے والی ہوں کارکن ایک بڑی اور مؤثر تحریک کے لئے تیار ہو جائیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مختلف جھڑپوں میں ۲۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ نئی دہلی کے پاک بھارت مذاکرات میں حریت پسندوں کو شریک نہ کرنے پر مقبوضہ وادی میں ہڑتال کی گئی۔

○ بھارت کی گجرات جیل سے ۱۳ پاکستانی قیدی سخت حفاظتی انتظامات کو ناکام بنا کر جیل کی سلاخیں توڑ کر فرار ہو گئے۔ ان میں آئی ایس آئی کا ایک مشتبہ ایجنٹ بھی شامل ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے اسرائیلی کمانڈوز پر راکٹوں سے حملہ کیا جس سے تین اسرائیلی کمانڈوز اور تیرہ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے سری نگر میں اس حملے کے دوران متعلقہ سرکاری عمارت کا بیشتر حصہ بھی تباہ ہو گیا۔ جہاں کثیر تعداد میں بھارتی فوجی موجود تھے۔

○ کشمیری حریت پسندوں نے بھارتی فوج کو تنبیہہ کی ہے کہ اگر ان کے زیر حراست کسی حریت پسند کو قتل کیا گیا تو چار مغوی بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا جائے گا۔

○ بینک افسران اپنے مطالبات منوانے کے لئے بھوک ہڑتال کر رہے ہیں یہ بھوک ہڑتال تین دن جاری رہے گی۔

○ سندھ ہائی کورٹ نے ایم کیو ایم سے تعلق رکھنے والے رکن قومی اسمبلی کنور خالد یونس کی ضمانت منظور کر لی ہے۔

○ حکومت پنجاب نے بھی اپنے ملازمین کو سو روپے مہنگائی الاؤنس دینے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔

مفید اور مؤثر دوائیں

نور اُبٹنہ چہرے کے کیل چھائیوں، داغوں اور مہاسوں کو دور کر کے حسن میں اضافہ کرتا ہے۔

نور آملہ سکری خشکی دور کر کے بال نرم ملائم اور لمبے کرتا ہے۔ بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔

تابانی ہربل لوشن، چہرہ اور ہاتھوں کی خوبصورتی اور دلکشی کیلئے۔

نور منجن دانتوں اور منہ کی یومیہ صفائی کیلئے

شفاء پائیوریا مسوڑھوں کے خون و پیپ کو دور کرتا ہے۔

خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار۔ ربوہ

جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ــــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

خواتین متوجہ ہوں

سلائی کٹائی کی کلاسز میں داخلے شروع ہیں۔ مزید معلومات کیلئے

عطیہ اکیڈمی ۲۱/۱۱ دار الصدر جنوبی
نزد ریلوے سٹیشن ربوہ